البتہ اگر قربانی کسی میت کی طرف سے کی جارہی ہے تو میری راے یہ ہے کہ اگر قربانی کسی ایسے علاقے میں کی جائے جہاں لوگوں کو گوشت کی زیادہ ضرورت ہے تو وہاں قربانی کرنا زیادہ افضل ہے، اور اگر قربانی کسی ایسے علاقے میں کی جائے جہاں پہلے سے کافی گوشت موجود ہو اور لوگوں کو پیسوں کی زیادہ ضرورت ہو تو وہاں قربانی کی قیمت کو صدقہ کرنا زیادہ افضل ہے۔

گھر کے تمام افراد کی طرف سے صرف ایک قربانی کا جانور کافی ہے۔ کیوں کہ نبی اکرمؐ نے جب قربانی کی تو فرمایا کہ اے اللہ! یہ محمدؐ اور اس کے گھر والوں کی طرف سے ہے۔ ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے زمانے میں ہم میں سے ہر شخص اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے صرف ایک بکری ذبح کرتا تھا۔ لیکن اس کے بعد لوگوں نے فخر ومباہات کے لیے زیادہ قربانیاں کرنی شروع کردیں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ (ڈاکٹر یوسف قرضاوی، فتاویٰ یوسف قرضاوی، ص ۱۹۴-۱۹۶)

بچپن کا حج

س : کیا سنِ بلوغ سے قبل حج کرنے سے فرض حج ادا ہوجائے گا؟ اس سن میں اگر کسی نے حج کیا اور اس کے بعد گناہ کی زندگی گزاری تو کیا اس کا حج باطل ہوجائے گا اور اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا؟

ج: سنِ بلوغ سے قبل حج کرنے سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔ حج کی فرضیت اسی وقت ساقط ہوتی ہے جب اسے سنِ بلوغ کے بعد ادا کیا جائے۔

حج کی ادایگی کے بعد بھی کوئی شخص بُرے کاموں میں ملوث رہا تو اس سے اس کا حج باطل نہیں ہوگا کیوں کہ بُرے کاموں کی وجہ سے اچھے اور نیک اعمال رائیگاں نہیں ہوتے، البتہ ان کے ثواب میں کمی ضرور ہوجاتی ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کے سامنے اس کے چھوٹے بڑے، اچھے اور بُرے سارے اعمال پیش کیے جائیں گے اور انھی اعمال کی بنیاد پر اس کا حساب کتاب ہوگا۔ فرمانِ الٰہی ہے: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال ۹۹: ۷-۸) ”جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے وہ اس کو دیکھ لے گا“۔